

FORTNIGHTLY

NADWATUL-ULAMA, LUCKNOW-226007 (India)

متوکے اصلی نوافیٰ تیل کی خاص پچان

عطرِ مجموٰعہ ۹۶ حجم
ATTAR MAJMUA 96عطرِ نسیم
ATTAR NASEEMحَامِيٌّ وَكَمِينٌ سَرْفُوْهُرْسٌ جَامِيٌّ جَامِيٌّ
HAMI & CO. Perfumers
Juma Masjid, BOMBAY-2 (INDIA)

PREMIER ADVERTISERS

- بیل پرینٹنگ ہاوس نمبر ۱۸/۷۷ U18/77 ضرور دیکھیں
- پیپرول پر ۷۷ مارک دیکھیں
- الپس برڈکرہ لائسنس فریزہ ہو اور ایں نہ مارکرہ ہو یاد رکھو۔
- ہر گونہ خرید۔

فُرانیٰ تیل
درد، زخم، چوت، کثثے، جلنے
کی مشہور دوا

انڈیں کھیکھنی، مسواناتھ بخن، بیوپی

بمبئی میں خالص گھنی اور
میرہ جات سے بھرپورمٹھائیاں اور حلومیات
عُمَدَةٍ وَلَذِيدَةٍ

سلیمانی افلاطون

اس کے علاوہ خصوصی پیش کش

درانی فروٹ برمنی

ملک سیک • قلاقند • ملائی • برمنی • کوکو ملائی برمنی

هر قسم کے تازہ و خستہ

بُسْكَٹ اور نان خطا میاں
خریدنے کا قابل اعتماد مرکز

سلیمان عثمان مٹھانی والے

میتارہ مسجد کے نیچے — بمبئی

فون: 320059

بیکری: ۳۲۳ محمد علی روٹ، بمبئی ۴

بمبئی میں نفس اور عمدہ چائے کے تھوک و خردہ فروش

عیاس علام الدین اپنہ کمپنی

Abbas Alauddin & Co.

WHOLESALE AND RETAIL TEA MERCHANTS

44, Haji Building, S. V. Patel Road,
Nili Bazar, BOMBAY, 3.
Tele: Add. CUPKETTEPhone { SHOP: 862220
RES I: 898684

کپ برانڈ	اسپشنل مکسچر
گولڈن ڈسٹ	اسپشنل عمری
فلاؤنڈری، اوپنی	ہو ہل مکسچر
بل بارڈ	سوڈاگر مکسچر



۴۳ - حاشیہ بولڈنگ
ایس. وی. پیٹل روڈ
بل بارڈ
بسیٹ



محمد نازش ملک ملت میں

ہم ناٹش ملک و ملت ہیں، ہم سے ہدخت ابوجون

ہم تابش دیں، ہم نورِ حق ہیں، ہم حسن عمل، ہم خلقِ حسن

ہم سست نگاہ ساقی ہیں، ہم بارہ کش صباۓ ہرم

ہم نخجہ اہل قلب تیاں، ہم ذہن رسانے اہل قلم

ہم عزم جواں، ہر لمحہ دوان، رکھتے ہیں ہمیشہ آگے قدام

ہم آب گہر، ہم فویح را، ہم پاد بساری ابر کرم

ہم نازش ملک ملت میں، ہم سے ہے دخشاں صبح وطن

ہم تابش دیں، ہم نورِ حق، ہم حسن عمل، ہم خلقِ حسن

جس زم کے میں ہم خخت نہیں، وہ زم بے بنزم عرفانی

اس زم کی بے ہر صبح حسین، ہر شام ہے اس کی نورانی

یہ زم ہے اُن شاہینوں کی فاطمہ میں ہیچہرے کی ملطانی

یقہب و نظر کی دنیا ہے، نرقش ہے اس کا لافِ ایانی

ہم نازش ملک ملت میں، ہم سے ہے دخشاں صبح وطن

ہم تابش دیں، ہم نورِ حق، ہم حسن عمل، ہم خلقِ حسن

ہم نازش ملک ملت میں، ہم سے ہے دخشاں صبح وطن

ہم تابش دیں، ہم نورِ حق، ہم حسن عمل، ہم خلقِ حسن

تحفہ حیات

پسندیدہ فوڑا

شعبہ تعمیر و ترقی دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

جلد نمبر ۲۱، ۲۵ جولائی ۱۹۸۳ء۔ ۲۵ شوال ۱۴۰۲ھ شمارہ نمبر ۱۸۶

مدارس اسلامیہ کا نیا تعلیمی سال

اہادیہ

دینی تعلیم کی اہمیت

محمود الادھار فیض

شوال کے نہیں میں مدارس اسلامیہ کے تعلیمی سال کی ابتداء ہوتی ہے، اور طالبان علوم نبوت اپنے تعلیمی سفر کا آغاز کرتے ہیں، وہ ملک کے کوئے کوئے سے اپنے اختیار اور سہولت کے مطابق تعلیمی مرکز پر پہنچتے ہیں اور ضروری کارروائی کے بعد تحصیل علم میں مشغول ہو جاتے ہیں اور اپنے کو وہاں کے نظام تدریس و تربیت، نظم و ضبط سے ہم آپک کرتے ہیں اور ذہن و دماغ اور قلب کو علوم دینے سے پاک و صاف کرنے میں مشغول ہو جاتے ہیں اور علمی تسلیک بھاجاتے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں اور شوق و ذوق جستجو و تذہب سے دینی علوم حاصل کرتے ہیں وہ اپنے سفر کا آغاز کرنے سے پہلے ان علوم کی اہمیت و خصوصیت اور فضائل سے اپنے کو روشناس کر لیتے ہیں نیز اس امر پر درسگاہوں کے ذمہ داروں کی جانب سے سال کے آغاز ہی میں اس تعلیم کی اہمیت و افادیت و خصوصیت کو بار بار کبھی اجتماعی، کبھی افرادی، اور کبھی درس کے دوران واضح کر دیا جاتا ہے تاکہ طلباء ابتداء ہی سے یہ ذہن نشیں کر لیں کہ وہ کن علوم کو حاصل کرنے کی سعی کر رہے ہیں اور اس سے قوم، ملت اور خدا کو کتنا فائدہ پہنچنے کا اور دنیا کے ساتھ ساتھ آخوند کس طرح سفر جائے گی اور اس کا رخیر میں اللہ تعالیٰ کی کنتی خلوقات ان کے ساتھ ہیں اور اس کے لئے دعا گو ہیں حدیث میں آتا ہے کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ خیر کی بات سکھانے والے کیلئے اللہ جل شانہ رحمت بھیجتے ہیں فرشتے اس کے سامنے دعا کرتے ہیں اور ہر وہ چیز بوج آسمان وزین میں ہے جنی کہ چھوٹی اپنے سراخ میں اور چھیان سمندر میں اس کے لئے دعا رخیر کرتی رہتی ہیں (ترمذی)

یہ تو اسی علم ہی کی برکت اور خصوصیت ہے کہ تحصیل علم کرنے والوں کے لئے چھوٹیاں اپنے سوراخوں میں اور چھیان سمندروں میں اور نہ جانے اللہ تعالیٰ کی ان گنت خلوق اپنے سکنوں میں اس کے لئے دعا کرتی ہیں، اس علم کی افادیت، اہمیت اور فضیلت کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ عالم دین کے لئے جہاں کی خلوقات دعائیں کریں اس سے مراد وہ علم ہے جو دنیا بنائے، دین سنوارے، اور باعث نوز و فلاج بنئے وہ تو ان دنیاوی علوم جو صرف دنیا بنائے

ایسا دارہ ہے اگر شریف ندانے ہے تو اس کا طلبہ کو اپنے کاغذ ختم جھکا جائے لہذا اگر آج یہ چاہتے ہیں کہ دین و ادب کا نام ندوۃ العلماء کا تھاں آپ کے نہست میں پہنچا سے تو اس کا سالہ چندہ بیٹھ رہے اسال فراہمیے۔ اگر لئے شارہ کی روشنگتے پیٹھ آپ کا جذبہ یا خطہ موصول رہ جاؤ یہ سب کو اپنے دید پہنچا داد کرنے میں ہر لمحہ اپنے اگرچہ 80/25 و جو کتابیں یہ دیکھ لے جاؤ گا چندہ یا خطہ بھیتہ تھات اپنے فریداری کھانا ہے جو ہے۔

نگران اعلیٰ

مولانا ابوالعرفان ندوی

مجلہ ادارت

شمس الحق ندوی

محمود الاذہار ندوی

خط و کتابت کا پتہ:

میزبان تحریر جات: پروگرمنڈ
ندوی، لکھنؤ

زیر تعاون:

سالانہ — ۲۵
ششماہی — ۱۵
نی پرچم — ۱/۲۵

میرول ملک

بھری ڈاک جلد ۱۱ جون

حوالی ڈاک

ایشانی ڈاک — پونڈ
افریقی ڈاک — پونڈ

لارڈ ڈاک دارکاری — پونڈ

نوت :

چک، ڈرافٹ، ناظم و نوہ

اللہار لکھنؤ کے نام سے بنائیں

اوہد فریم جات کے پڑبہ

رواد فرمائیں۔

□ ○

اللہار

لکھنؤ

لکھنؤ

سندھ کی بہو نے سلیمان احمدی نے اسے ہوا تھا ، اور شاہ حسین سے ملاقات ہوئی تھی
جیسے کہ لئے تھیں ، ان کے لئے الگ
ان تفصیلات کے ساتھ مولانا کا سفر نامہ "تیر کا بل" سے
بہتر ہو گا۔ مک دی چھیس " شاہ حسین اور خاص طور
پر کام بھی شرود شاہ دریکاٹ ۔
کے متعلق ایک ان کا تکلیف یاد ہے ۔
کوئی ایسے غاذیان کے بڑے کوں سے ملتا ہے ۔

مولانا سید ابوالحسن ملے ندوہ مدظلہ بھی دتوں (۲۴ اپریل) سے ۳ مئی ۱۹۸۷ء
اپنے کا ایک ہفتہ کا دورہ کر کے تشریف لائے ہیں، اس سفر میں مولانا نے اسلامی
تقدیم سے متعلق تحقیقات کی، شاہی آکیڈمی لا الحجۃ اللہ کی بحوث الحضارة الاسلامیۃ
کی تیسرا سالانہ کانفرنس میں شرکت فرمائی تھی بڑے عوامی جلسوں کو خطاب کی
ممتاز علماء مفکرین و متفقین کے خصوصی اجتماعات میں شرکت ہوئے جنہیں عالم اسلام
کے سیاسی، اجتماعی، علمی اور دعویٰ صور تعالیٰ کا جائزہ لیا گیا، مختلف اور متسوہ وسائل
زیر بحث آئے، شاہی آکیڈمی کی اس کانفرنس میں شرکت کیلئے پوری دنیا کے ممتاز مسلمان مفکرین
علماء اور علمی و دینی میدانوں میں کام کرنے والے حفلات جمع ہوئے تھے اور موجودہ دور میں
مسلمانوں اور اسلامی ممالک کو درپیش مختلف و متنوع مسائل کے جائزہ اور ان پر تبادلہ
حالات کا بڑا اچھا موقع فراہم ہو گیا تھا، مولانا نے ان اجتماعات میں زیر بحث مسائل
پر کفتگی میں حصہ لیتے ہوئے اور مختلف سوالات کے جواب میں امت اسلامیہ کو درپیش
مسائل کے تجزیہ، ان کے حل اور موجودہ دور میں دنوت اسلامی کے بھیزاد رمقید
اسالیب کے بارہ میں اپنے خیالات و ضاحت ہے پیش کی جنہیں بڑی سنگیدگی دو قار
اور احترام کے ساتھ مناگیا اور انکی تائید کی گئی، حضرت مولانا کا یہ سفر شاہی آکیڈمی
کی خصوصی دعوت پر ہوا تھا، مولانا سید محمد راضیہ رشید ندوی استاذ دار العلوم
ندوہ العلماء نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی اس کانفرنس سے واپسی میں سعودی
عرب ہوئے شماں یمن آئے وہاں سرکاری ذمہ داروں، فوجیوں اور عوام کو خطاب
کیا اور علماء اور دیگر ممتاز افراد سے ملاقاتیں ہوئیں، اس سفر کی روشنیاً اردن اور
یمن کے عربی اخبارات اور حضرت مولانا مدظلہ اور مولانا سید محمد راضیہ رشید
ندوی سے اخذ کردہ معلومات کی بنیاد پر مرتب کر کے یہاں پیش کی جا رکھی ہے

مُوسَّل الْبَيْت (م. ب.)

موسیٰں الہیت (م ۱۰ ب)

اس طرح گویا آکیدہ می کا اصل معنی
ام کے اصل بُدف تی تیعنی کی گئی ہے اور
شاہ جین اور ان کے چھوٹے بھائی دلی،
شہزادہ حسن ددنوں کی سر پرستی اور صحر پور
آئیڈھی کو حاصل ہے، شہزادہ حسن خاص طور
اس سے یہی پسی رکھتے ہیں۔ اور اس
اجتماعات کی صدارت بھی دہی کرتے ہیں آکیدہ
یہ قائم ہوتی اور ایک شاہی فرمان کے ذریعہ
مشہور محقق و مصنعت اور اردن یونیورسٹی کے
چانسلر ڈاکٹر ناصر الدین اسد کو ایک دہی کا ڈا

اردن کی یہ شاہی آکیدہ می اسلامی تاریخ، اسلامی
ہندوستانی انسانی تہذیب دنیوں میں اسلام
کے قابل فخر کردار کے مطابق و تحقیق کرنے والے
ہوتی ہے، ابھی چند سال پہلے تک اس طرح کے موضوعات
مسترشین کرنے مخصوص پیجے جاتے تھے اور انہیں
کی تحقیقات بطور سند پیش کی جاتی تھیں، لیکن جیسے
مسلم ممالک میں علمی و دینی سیداری اور خود اعتمادی
یہاں ہو رہی ہے اور مسلم منکرین مطابق و تحقیق میں
محنت صرف کر رہے ہیں، مسترشین کی تعلیطیاں اور

قل علی عمل شاکستہ
وربکم اعلم بمن هوا هدی
سبیلا۔ (بنی اسرائیل-۸۳)

(تم می سے ہر ایک گروہ کے لئے ہم نے ایک شرعاً اور
نہایا ج گھبرادی (یعنی نہ ہی زندگی کا دستور العمل اور طریقہ
کل جعلنا منکم شرعاً و منہجاً.
(مالکہ ۵۳-۵۴)

اسلام و لادینیت کی اس سخت و خوب ریشمکش میں جو عالم اسلام کے طول و عرض میں جاری ہے، اور بخیر کیوں، دعوتوں، فلسفوں اور نظریاتیہا نے عمل کی اس بے رحم دنیا میں جو ہر رفت مقابله کے لئے کمر بستہ ہے — جو چیز ہماری حفاظت کر سکتی ہے وہ ہے،

”مقدار سے عشق—— اور اپنے راستے کا یہیں
بلاشہ صفرت کے وقت راستے کی بند ملی ضروری ہو جاتی ہے، اور اس موقع پر اس پر
یہا اصرار، جمالت اور غنا دے کر اور کچھ نہ کہا جائے اگا، لیکن ایک بار سوچ سمجھ کر، مختلف حلولوں سے
گزرنے کے بعد کسی راہ کو اختیار کرنا، پھر اس کے بعد بھی گلتے ہوئے قدم — صرف اس بات کی
علامت ہیں کہ ابھی ہم کو خود اس پر پورا یقین نہیں۔ دوسروں کے اندر یہ یقین کی شمع روشن کرنا،
بہت دور کی بات ہے۔

ان تمام نعلمیاں اور ملت کا درود رکھنے والے افراد کو جو مختلف دعویوں جملہ کاموں اور مختلف مدارس مکر سے والبته ہیں وہ تو فرق تھا یہ جائزہ یعنی رہنا چاہئے کہ جاہر سے اندر یقین کی وہ کیفیت اور وہ بے چین دینے کے قرار ہی اور بے آرامی و اضطراب ہے یا انہیں جواہر کا لازمی خاصہ اور راسکی پیچان ہے۔

اسی کے ساتھ یہ بھی دلیل چاہیے کہ جو راستہ ہم نے کوب پر احتیار کیا ہے اس بارہ میں ہماری محنت اشکوریں کوئی تردید نہ رکھیں تو ہمیں پال جاتی۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہمارے اندر رعوبت اور راحسانہ ہر کوئی حضور جو موجود ہے، اور ہم غیر اسلامی دعوتوں کے مقابلہ پر اور مختلف طائفتوں کے سامنے اس غرضِ دین کے لیے ہمیں بات

اسی دریا سے اٹھنے کوہ موج تند و جو لاس بھی یہ نہ گکوں کے نشین جس سے ہوتے ہیں تہ و بالا
بناسکتی ہیں ہ

باقیه ص ۱۲

جیسے جو آج کس حد تک ہے، اس کی منگین کا
احساس اور اس کا مداوا و علاج ہماری دینی
تعلیم کا سب سے اعم مسئلہ ہے، ضرورت ہے
کہ اہل دل حضرات کی صحبت اور محقق اہل حق
صوفیہ کی کتابوں اور ملغو نطایت کا شرق و
مغرب طلبہ کے دلوں میں پیدا کیا جائے۔ کہ
درز کیہ کی راہ کشادہ ہو سکے،
ہے، لیکن ابتداء والی سی ہو کہ "تحفظ" یہ
اس رُخ پر تکمیل ہو سکے،
محولہ بالا گذارثات سے نصاب تعلیم
میں تبدیلی کی ضرورت تو ظاہر ہو چکی ہے،
مزید برآں ہماری دینی تعلیم اور دینی مدارس
علمی نبوت کے وارث ہیں اور فرانض سکانہ
بہرت (تلادوت قرآن یعنی دعوت بالقرآن،

تذکیرہ تعلیم کتاب و حکمت اس کی اصل میراث ہے، میراث نبوت کے کسی ایک چیز کا نقدان یا کسی یا اس سے اہم داعر اپنے "دنی تعلیم" ہمارے مدارس علوم دینی و نیوی کے عظیم الشان ادارے بن جائیں، علوم کے مکتب کے مدرسے کو اس سے اہم داعر اپنے "دنی تعلیم"

ک شایان شان ہیں، دین اور علوم دین کا
بنیادی مقصد ہی للہیت و معرفت رب انبیاء
درست کے دل کمال یقین دایگان، صرفت
کے ابطال کے مضبوط قلمع ہوں، بلکن اہل

دل کی اصلاح، باطن کی تغیر، تن کی نفس،
اخلاص و تقدیمی، نسبت احسانی، یادِ سجانی،
ربانی اور نگر آخرت و طلب رضاۓ حق
سے سرشار نہ ہوں، تو کبایہ حمد سے پھر کامل

طلب و قرب رغناے حق، اعتماد دو انکال
دینی مدارس کہلائے جا سکتے ہیں؟
علی اللہ، تفویض و توکل، زہر و ناصوت اور
واخذ علی نا ان الحمد لله رب العالمین!
دنیا سے بے رغبتی ہے۔

مفصلہ سے عشق اور راستہ کا لفظیں

کسی بغیر یک ددعوت کو کامیابی کی منزل تک پہنچانے، اور کسی محظوظ و غریب مقصود کرنے کے لئے، صرف اپنی دعوت اور اپنے مقصد پر یقین کافی نہیں، مقصد پر یقین اصل کرنے کے لئے، صرف اپنی دعوت اور اپنے مقصد پر یقین کافی نہیں، مقصد پر یقین اس راہ کی اولین شرط ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ اپنے ملک، طریقہ کار اور راہ عمل کی یقین دامتہ دھندری ہے، متعدد یا مشکت خاطر ہو کر یا سرد مہری اور یک رلی... کوئی معقول کام بھی پایہ تکمیل تک نہیں پہنچایا جاسکتا۔ HALF HEARTED مقصود خواہ کتنا بھی رفیع ہو، عین درد خواہ کتنا بھی مضبوط ہو، جذبہ چاہے جتنا بھی رہو، اگر اس کے راست پر (جو اس مقصد کے حصول کے لئے ہم نے اختیار کیا ہے) ہم کو

بھروسہ ہیں، ام پورے احتماد دیسے ساٹھ، اسی روپ، یہی رہے ہیں، اور
س دہ بے خوفی یا وہ اتحکام ہنس ہے جو کسی ستاپرہ یا ستاپرہ کے درجہ والے لیقین بالے
ل تحریر کے نتھیں پیدا ہونا ہے تو ہماری یہ دعوت کبھی زیادہ وسعت اختیار نہیں کر سکتی۔
لیکن طریقہ کار، مسلک اور طرز فکر پر یہ لیقین تعقیب کے ہر شاہ، انہما پسندی،
آرائی یا سخت گیری کے ہر اثر سے پاک ہونا چاہیے، اس کا رخ تغیری ہونا چاہیے، زکر
مشتبہ کے معنی، مصالحاء نہ کر جا رہا۔ اجتماعیت کی روح کے ساتھ نہ کہ انفرادین پسندی
پسندی کے جذبہ کے ساتھ۔

اگر جلنے والوں کو اپنے راستے کی سمت اور صحت کا یقین نہیں ہے تو اس کا سب سے بچوں یہ نکلے گا کہ وہ ان لوگوں کے نعروں اور ان تحریکوں اور دعوتوں کا شکار آسانی ساخت ہو جائیں گے جو اپنی راہ و منزل پر سنبھال زیادہ یقین رکھتی ہیں۔

ہیں، ہم پر محض اس بسیار پر غالب آئیں کی یا ہمارے اندر رُخت رفتاری پیدا کر دیکی۔
مرے اندر اس درجہ کا اختداد و لیقین نہیں ہے۔
لیقین ہر دعوت کی سب سے ٹڑی طاقت ہے، خواہ وہ تعلیمی دعوت ہو یا اصلاحی،

یہ دہی فرق ہے جو صورتِ درحقیقت میں سے ایک سحری حقیقت ٹری سے ٹری
اس نے مخلوب ہو جانے کے لیے بسچے یقین کا سرمایہ نہیں۔
یہ برسکتا ہے کہ کوئی بہت عظیم اشان مقصود، ایک سحری اور حیر مقدم کے
یہ ہو یا دعویٰ، سیاسی ہو یا اجتماعی۔

اس سے حلم ہوتا ہے کہ محض مقاصد کی بلندی اور بہترین منصوبے اور نفع کا ساری سے ممکن نہیں کر سکتے۔ اس کے ساتھ رہنمائی سے عشق، بلکہ اس کے رب یہ غالب آتی ہے۔

ست سے عشق بھی ضروری ہے مخدود پر یقین کے ساتھ تو اس کے راستہ پر بھی یقین درکار ہے۔ اگر منزل ہم کو دور سے نظر بھی آ رہی ہو۔ لیکن اس کے راستوں کا یہیں صحیح علم ہو۔ اور اگر کوئی راستہ ہمیں معلوم بھی ہو تو اس پر پورا جنم اور یقین نہ ہو۔ تو اس کا

یہ سند کسی مسلک اور طرز نکرے یا راد عمل پر اصرار کا ہنسیں، جو صحی مسلک یا راہِ اعلیٰ کے حکم سے ایسا ہے، ملنا ہے اسے اسکے لئے اسے اعلیٰ کا

دوسروں اور طریقوں کی تحریر اور چیز ہے؛ اور اپنے طے کئے ہوئے بھروسے آئے ہوئے، یا خود و غیر کے بعد اختیار کئے جوئے راست پر یقین اور اس سے شفعت اور
مشت اور چیز ہے، دو نوں چیزوں میں کوئی تعلق نہیں،

حدائقِ حجت

علیقِ احمد بستوی

سلسلہ ۲۵

عکس

فتوح طلاق

دیوبندی

مکالمہ

حجت

حجت